رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۷ رمضان ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴۹

فہرست مضامین

ڈاکٹر اقبال کے خلاف جمعیۃ العلماء کا فتویٰ صہ
چندہ تحریک جدید اور مجلس احمدیہ قادیان کی مالی قربانی صہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر مبارک غیر مسلم کی زبان سے صہ
واقعات عالم پر نظر صہ ۶ انگریزی اخبارات کے دلچسپ تراجم صہ
خریداران الفضل صہ

جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے مبلّغ امریکہ کی تشریف آوری

قادیان ۲۲ دسمبر۔ آج ساڑھے دس بجے کی ٹرین سے جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ ساڑھے سات سال امریکہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دینے کے بعد وارد دارالامان ہوئے۔ سٹیشن پر مقامی جماعت احمدیہ کا ایک جم غفیر جو قریباً دو ہزار افراد پر مشتمل تھا استقبال کے لئے موجود تھا تین سو کے قریب نیشنل لیگ کور کے والنٹیئر باوردی حاضر تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اپنے ایک خادم کی عزت افزائی کے لئے سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ جناب صوفی صاحب کے گاڑی سے اترنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو معانقہ کا شرف بخشا۔ بعض احباب نے صوفی صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ تمام دوستوں کے ساتھ آپ نے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر آ گئے۔

جناب صوفی صاحب کی کامیاب مراجعت پر ہم خلوص دل کے ساتھ مبارکباد دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آئندہ انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ۲۰ مئی ۱۹۲۸ء کو تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ روانہ ہوئے تھے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو اس عرصہ میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب آف کمپالہ کی لڑکی سلیمہ بیگم کا رخصتانہ ہوا۔ جس کا نکاح چند روز ہوئے۔ جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کے لڑکے شیخ بشیر احمد سے ہوا تھا۔ اس تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کی۔ اور بھی بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ جن کا روزہ مٹھائی اور چائے سے افطار کرایا گیا۔ اس تقریب میں شیخ صاحب موصوف کے چند ہندو رشتہ دار بھی شریک تھے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

افسوس مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کا لڑکا عطاء الرحمن بعمر ۱۰ سال کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج فوت ہو گیا۔ جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھایا۔ خدا تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی تشریف آوری

قادیان ۲۲ دسمبر۔ آج ساڑھے دس بجے کی گاڑی سے آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا اپنے سیلون میں تشریف لائے۔ اور انشاء اللہ ۲۸ دسمبر تک یہاں رونق افروز رہیں گے۔ آج بعد نماز مغرب محلہ دارالسعت کے احباب نے اپنے محلہ کی مسجد میں تراویح میں قرآن کریم ختم ہونے کی تقریب میں دعوت طعام دی جس میں جناب چوہدری صاحب موصوف نے شرکت فرمائی۔ کھانا کھانے کے بعد آپ نے نماز عشاء پڑھائی۔ اور پھر نماز تراویح پڑھی۔ قرآن کریم کے ختم ہونے کے بعد دعا کی گئی ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱-۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۱	فتح الدین صاحب	ضلع جہلم	۱۲	محمد سہراب الدین صاحب	بنگال
۲	مسماۃ خیرال صاحبہ	ضلع گورداسپور	۱۳	محمد الدین صاحب	لاہور
۳	محمد عالم صاحب	" گجرات	۱۴	مسماۃ فتح بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۴	مسماۃ جنت الفردوس صاحبہ	" "		بیوہ بوٹا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۵	زہرہ خاتون صاحبہ	" "	۱۵	مسماۃ سردار بی بی صاحبہ	"
۶	محمد رفیق صاحب	" "		زوجہ دولت صاحب	"
۷	محمد لطیف صاحب	" "	۱۶	برکت صاحب	"
۸	طالع بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور	۱۷	دولت صاحب	"
۹	اسحاق منشی صاحب	بنگال	۱۸	گھسیٹا صاحب	"
۱۰	منشی کفیل الرحمن صاحب	"	۱۹	مسماۃ بھاگن بی بی صاحبہ	"
۱۱	عطاء اللہ صاحب	جالندھر	۲۰	مسماۃ جنت خاتون صاحبہ	جالندھر

ریلوے کے رعایتی ٹکٹ اور اسپیشل گاڑیاں

اس دفعہ بھی دسمبر کے آخری ایام میں ریلوے کے رعایتی ٹکٹ جاری ہوں گے۔ درمیانی درجہ کا ٹکٹ ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ½ کرایہ ادا کرنے پر اور تیسرے درجہ کا ٹکٹ ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف کرایہ ادا کرنے پر مل سکیگا۔ جو ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء تک کام آئے گا۔ جن اصحاب کا سفر قادیان سو میل سے زائد ہو انہیں واپسی ٹکٹ خریدنے چاہئیں۔ تاکہ کرایہ میں بچت ہو۔ جلسہ سالانہ کے لئے سپیشل گاڑیاں ۲۴ ۲۵ دسمبر کو چلیں گی ؛ ۲۲ دسمبر سے ایک زائد گاڑی جاری ہو گئی ہے

ایک اور احراری قانون شکن کی سزایابی

گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ ۲۰ دسمبر کو قانون شکنی کرتے ہوئے ایک احراری احسان احمد شجاع آبادی گرفتار ہوا تھا۔ اسکو اگلے دن خان عزیز الدین خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مقدمہ کی سماعت بند کمرہ میں ہوئی۔ ملزم کے بیان اور استغاثہ کے تین گواہ گزرنے پر ۶ ماہ قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ڈیڑھ ماہ قید مزید کا حکم سنایا گیا۔ مجرم کو سی کلاس میں رکھے جانے کا حکم دیا گیا۔ اور وارنٹ قرقی جاری کر دیا گیا ؛

۳۱ دسمبر آخری تاریخ ہے

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرست کے حصہ اول پر نظرِ ثانی کا کام ۳۱ دسمبر کو ختم ہو جائیگا پہلے حصہ میں جواب مرتب کیا جائے گا۔ صرف ان اشخاص کے نام درج ہوں گے۔ جن کے نام ان کی اپنی درخواست کے بغیر درج کئے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق سرکاری اعلان اخبار الفضل مجریہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ تازہ فہرست سے کسی ایسے احمدی فرد کا جس کا حق رائے دہندگی از روئے اعلان متذکرہ بالا ہو سکتا ہے۔ نام اندراج سے رہ جانا عوام

عوام کو قومی نقصان کے مترادف ہے۔ یہ کام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی فوری توجہ اور خاص جدوجہد چاہتا ہے ؛ ناظر امور خارجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ رمضان ۱۳۵۴ھ

ڈاکٹر اقبال کے خلاف جمعیۃ العلماء کا فتویٰ

ڈاکٹر سر اقبال اٹھے تو تھے احمدیت کو خلاف اسلام ثابت کرنے اور جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے خارج کرانے کے لئے لیکن وُہ خود اور ان کے ہم خیال اسلام سے خارج اور مسلمانوں سے علیحدہ قرار دیئے گئے۔ اور وُہ بھی اسلام کے اجارہ دار علماء کی طرف سے۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن "الجمعیۃ" (۲۰ دسمبر) نے پنڈت جواہر لال نہرو کے ان مضامین پر تبصرہ کرتے ہُوئے جو انہوں نے سر اقبال کے متعلق شائع کئے۔ اور جن کا ترجمہ "الفضل" میں درج کیا جا چکا ہے۔ جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ "ہمیں اس التعداد کے متعلق کوئی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے مرزائے قادیان اور سر آغا خاں کے متعلق سر محمد اقبال کے اعلان اور سکوت میں نمایاں کیا ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے مضامین کا یہ جز ایسا نہیں ہے۔ جس کی معقولیت پر اعتراض کر کے بیکار رد و قدح کی جائے۔" وہاں صاف الفاظ میں یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ:۔

"سر محمد اقبال یا ان کی پارٹی کے دوسرے حضرات کے ساتھ قوم پرور مسلمانوں کو جو اختلاف ہے۔ اس کی بنیاد یہ ہے۔ کہ اول الذکر حضرات کا طرز عمل نامعقول اور اسلامی اصولوں کے سراسر منافی سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ اور وُہ مسلمان جو سر محمد اقبال کے مخالف ہیں۔ یہ سمجھتے۔ کہ ان کا طرز عمل اسلام کے عین مطابق ہے۔ جیسا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے مضامین میں بعض مقامات پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو شائد ہندوستان کے اندر ایک مسلمان بھی نہ ملتا۔ جسے سر محمد اقبال کے مسلک سے کسی قسم کا اختلاف ہوتا۔ ہندو قوم پرستوں سے مل کر جد و جہد کرنے والوں اور ان کے مخالف فرقہ پرست مسلمانوں میں حقیقۃً اصولی اختلاف ہی یہ ہے۔ کہ جہاں قوم پرور مسلمان ملک کی جنگ آزادی میں دوسری اقوام کے دوش بدوش قربانیاں پیش کرنا اپنا مذہبی و وطنی فرض سمجھتے ہیں۔ وہاں اکثر سرکار پرست مسلمانوں کے سامنے ذاتی اغراض و مقاصد کے سوا جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور کچھ بھی نہیں ہے۔"

گویا جمعیۃ العلماء ہند کے نزدیک جہاں سر اقبال کا یہ طریق عمل معقولیت کے سراسر خلاف ہے۔ کہ انہوں نے جبکہ جماعت احمدیہ کو سیاسی لحاظ سے مسلمانوں سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا۔ تو وُہ آغاخانیوں کے متعلق نہ صرف ساکت رہے بلکہ سر آغا خاں کو اپنا سیاسی راہ نما مانتے ہیں حالانکہ ان کے عقائد کو ڈاکٹر اقبال کے اسلام سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ وہاں وہ "سر اقبال۔ اور ان کی پارٹی" کا طرز عمل نامعقول اور اسلامی اصولوں کے سراسر منافی" سمجھتی ہے۔ اور یہ یقین رکھتی ہے۔ کہ "ان کے پیش نظر ذاتی اغراض و مقاصد کے سوا جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور کچھ بھی نہیں ہے"

یہ ہے وُہ فتویٰ جو جمعیۃ العلماء نے ڈاکٹر اقبال اور ان کی پارٹی کے متعلق شائع کیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی فتوے بازی کا حق ڈاکٹر اقبال کی نسبت جمعیۃ العلماء کو بہر حال زیادہ حاصل ہے۔ اور جبکہ علماء یہ فرما رہے ہیں۔ کہ ڈاکٹر اقبال کا "مرزائے قادیان" کے متعلق اعلان اور "سر آغا خان" کے متعلق "سکوت" اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتا۔ اور نہ صرف یہی۔ بلکہ ڈاکٹر اقبال اور ان کی پارٹی کا طریق عمل "اسلامی اصولوں کے سراسر منافی" ہے۔ اور ان کے پیش نظر احکام اسلام نہیں بلکہ ذاتی اغراض و مقاصد ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس فتوے کو وُہی اہمیت نہ دی جائے۔ جس کے مسلمان عادی ہیں۔ اور وُہ یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ دُوسروں کو اسلام سے خارج کرانے والے ڈاکٹر اقبال خود اسلام سے خارج ہیں:۔

غرض جمعیۃ العلماء کے آرگن "الجمعیۃ" نے پنڈت جواہر لال نہرو کی پُر زور گرفت سے ڈاکٹر اقبال کو مخلصی دلانے کی کوئی صورت نہ پا کر یہی مناسب سمجھا۔ کہ ڈاکٹر اقبال کے طریق عمل کو اسلام کے خلاف قرار دے کر ان کے اسلام سے اپنی بریت کا اظہار کر دے۔ لیکن جب تک ڈاکٹر اقبال ایسے مسلمان کہلانے والے صفحۂ ہند پر موجود ہیں۔ جنہیں کسی اور کا مسلمان کہلانا گوارا نہیں اور جو دوسروں کو اسلام سے خارج کرانا اپنی سب سے بڑی اسلامی خدمت سمجھتے ہیں۔ اس وقت تک "الجمعیۃ" کا پنڈت جواہر لال کے متعلق یہ کہنا کسی لحاظ سے درست نہیں ہو سکتا کہ "اگر وُہ اپنی ناواقفیت یا کم مطالعہ کے باعث یا چند مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام ہی کو ان چیزوں کے مترادف سمجھ بیٹھے ہیں۔ تو یہ ان کی ایک ایسی بنیادی غلطی ہے۔ کہ کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے اس کی تائید کا واہمہ بھی اپنے دماغ میں پیدا نہیں کر سکتا۔" اگر جمعیۃ العلماء نے پنڈت جواہر لال کی تنقید سے قبل ڈاکٹر اقبال کے ان مضامین کے خلاف آواز اٹھائی ہوتی۔ جنہیں اب وُہ اسلام کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ اور بتایا ہوتا۔ کہ ڈاکٹر اقبال کو نہ اسلام سے تعلق ہے۔ اور نہ مسلمانوں سے واسطہ بلکہ ان کے پیش نظر ذاتی اغراض و مقاصد ہیں۔ تو پھر غالباً پنڈت جواہر لال کو اس قسم کے مضامین لکھنے کی ضرورت نہ پیش آئی۔ مگر اس وقت جمعیۃ العلماء خاموش رہی۔ اس صورت میں پنڈت جواہر لال کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ تھا۔ کہ ڈاکٹر اقبال نے اسلام کی جو تشریح کی ہے۔ اسے صحیح سمجھ لیتے:۔

بہر حال یہ واضح ہو گیا۔ کہ ڈاکٹر اقبال نے جو مضامین اپنی خاص اغراض کے ماتحت جماعت احمدیہ کے خلاف شائع کئے۔ اور جن کی نسبت ان کے مداحوں میں بڑا چرچا رہا۔ وُہ نہ صرف پنڈت جواہر لال کی عقلی۔ اور نقلی تنقید کے سامنے ہوا ہو گئے۔ بلکہ ان کی وجہ سے جمعیۃ العلماء ہند کو بھی اعلان کرنا پڑا۔ کہ وُہ اسلام کے سراسر خلاف ہیں۔ اور ان کے لکھنے والے کا مع اپنی پارٹی کے اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب کو چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج کرانے کی بجائے اپنے آپ کو اسلام میں داخل رکھنے کی جد و جہد کریں:۔

درِ محمود کی کر لے ایازی

از جناب شیخ خادم حسین صاحب نیاز دہلی

خدا چاہے جسے دے سرفرازی
جسے چاہے جہاں سے چاہے چن لے
ہیں اس کے بندے جب شرقی ہوں غربی
تعجب کیا جو خاکِ ہند کو دے
بنا دیتی ہے عیسیٰ سے بھی بڑھکر
"الا۔ اَے دُشمنِ نادان و گمراہ"
خدا کا قہر برپا ہے جہاں میں
طوافِ بُت میں ہوتے ہیں ترے دن
نہیں کچھ جھوٹ سے ہے عار تجھ کو
کئی بدنام دینِ مصطفیٰ را
چلے گی کب تلک کاغذ کی ناؤ
ذرا چشمِ حقیقت کھول کر دیکھ
تجھے ناکامیاں۔ اور مسیح زماں کو
نہیں وُہ کرتا پاس کی ایست
یہ ہے پیشِ نشانِ احمدی سُن!
مسلمانانِ محمد سے نہ ٹکرا۔
بچے گر چاہیئے دُنیا و عقبےٰ

کوئی ہندی ہو۔ ترکی ہو۔ کہ تازی
مرے مولا کی ہے نکتہ نوازی
ہو پھر مسعود کیوں بندہ نوازی
وُہی برکات و انوار حجازی
وُہ ہے میرے محمدؐ کی ایازی
خدا سے ڈر نہ کر شیطاں نوازی
ستم تو محوِ خوابِ بے نیازی
تری راتیں ہیں وقفِ فتنہ سازی
خُو ہے آوارگی۔ گردن درازی
بہ ایں خلق تو نادم ہیں۔ تو نازی
تیری منصوبہ بازی۔ حیلہ سازی
خدا کا یہ نشانِ امتیازی
ترقی پر ترقی۔ سرفرازی
ہے کرتا حق نمائے حق نوازی
کوششِ ہوش اسے ناکام نادیکھا
یہ میدان ہے لگا ایسی نہ بازی
درِ محمود کی کر لے ایازی

چندہ تحریک جدید اور لجنہ اماء اللہ قادیان کی شاندار مالی قربانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دوسرے سال کی تحریک چندہ کے اہم مطالبات پر علاوہ افراد کے احمدیہ جماعتیں شرح صدر سے لبیک کہہ رہی ہیں۔ اور جماعتوں کی فہرستیں سرعت کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش ہو رہی ہیں۔ ان فہرستوں میں بالعموم دوسرے گذشتہ سال سے زیادہ رقم کے ہیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے لئے گذشتہ سال کے مقابلہ میں ہر احمدی سے خواہش فرمائی ہے۔ کہ وہ مالی قربانی میں پچھلے سال سے زیادہ حصہ لیں۔ نیز فرمایا "میں اس امید کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ دوست پہلے سے زیادہ اس سال حصہ لیں گے۔ اور حقیقی قربانی کا ثبوت دینگے تا ایمان کی قیمت میں اضافہ کا ثبوت مل سکے" "چاہئے کہ ہر جماعت کا چندہ پہلے سے بڑھ جائے۔ اور ہر فرد کا چندہ پہلے سے زیادہ ہو" ان فہرستوں میں احمدی مستورات قادیان کی فہرست سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۵۴۸۲ روپیہ کی ارسال فرمائی ہے۔ جس میں گذشتہ سال کے وعدہ ۴۳۲۵ کی نسبت ۱۱۵۷ کا اضافہ ہے۔ اس فہرست کی تیاری کے لئے سیکرٹری صاحبہ نے یہ انتظام کیا۔ کہ پہلے ۱۵ر نومبر ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ کا مالی حصہ قادیان کی تمام احمدی مستورات کو عام اجلاس میں جمع کرکے سنایا اور خواندہ مستورات میں اُسے تقسیم کیا۔ تا بہنیں حضور کے اس مطالبہ کی ضرورت اور اہمیت سے واقف ہو جائیں۔ پھر ۲۹ر نومبر کا خطبہ جمعہ بغرض واقفی اجلاس میں سنانے کے علاوہ خواندہ مستورات میں تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے جو محلہ وار صدر مقرر ہیں۔ ان کو ہدایت کی۔ کہ اپنے اپنے محلہ میں ہر ایک بہن کے گھر پہونچ کر حضور کے منشاء مبارک سے واقف کریں۔ اور جو بہنیں لبیک کہیں ان کے نام لکھ لیں۔ اس طرح کام کرنے سے احمدی مستورات قادیان کی رقم چندہ ۵۴۸۲/ روپیہ تک پہونچ چکی ہے۔ جس کی محلہ وار تقسیم حسب ذیل ہے:

محلہ	رقم
خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۲۳۹۷
محلہ دار المسیح	۲۲۸
محلہ نور	۲۳۰
محلہ مولوی رحمت علی صاحب	۸۷
محلہ مرزا غلام اللہ صاحب	۵۷
مسجد فضل	۶۷
محلہ دار الرحمت	۸۱۱
محلہ دار الفضل	۶۷۸
محلہ دار البرکات	۱۹۵
محلہ دار العلوم	۲۵۹
محلہ دار الانوار	۳۶۳
محلہ ناصر آباد	۷۰
محلہ قادر آباد	۴۰
میزان	۵۴۸۲

جناب سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان سیدہ ام طاہر احمد کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان وعدوں کی رقوم کو ۳۰ر نومبر ۱۹۳۶ء سے قبل وصول کرکے ممنون فرمائیں گی۔

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ قادیان کی تمام کارکنات کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور بیرونی لجنات اماء اللہ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کے مطابق بہنوں کو تحریک فرمائیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

بقائے ادا ہونے کا اندراج

پہلے بقائے علیحدہ درج نہیں کئے جاتے تھے۔ اب علیحدہ علیحدہ درج کئے جاتے ہیں۔ اس لئے عام اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سے جو دوست بھی اپنے پچھلے سال کے بقائے داخل خزانہ کریں۔ وہ یہ ضرور نوٹ کرا دیں۔ کہ یہ رقم بقائے سال گذشتہ کی ہے۔ بلکہ اس سال اب تک جس قدر بقائے ایسے داخل ہوئے ہیں۔ کہ جن کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ (یعنی بقایا سال گذشتہ) وہ اب ظاہر فرمائیں۔ کہ ان کے مرسلہ چندوں میں سے اس قدر رقم بقایا سال گذشتہ کی ہے۔ اور ان دوستوں کے نام بھی مطلع فرمائیں۔ جن کی طرف سے یہ رقم داخل ہوئی ہے۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

۱۔ سال دوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا آپ نے اس عرصہ میں اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۵۔ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کا کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک غیر کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۱۵۔ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں، اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

۴۔ تحریک جدید کے وعدہ کے پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ (خطبہ میں تاریخ غلط شائع ہو گئی تھی) لیکن جو شخص جس قدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہو۔

۵۔ جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

۶۔ بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

۹۔ خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جسکے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکرِ مُبارک
آپ کے ایک غیر مُسلم ہم نشین کی زبان سے

پچھلے دنوں جب مجھے قادیان دارالامان جانے کا موقعہ ملا۔ تو میں میاں محمود احمد صاحب مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور۔ اور میاں شمس الدین صاحب ملازم ہائی کورٹ لاہور کے ہمراہ لالہ ملاوامل صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے ہم نشینوں میں سے ہیں۔ کی ملاقات کے لئے ان کی دوکان پر گیا انہوں نے ہمیں نہایت محبت سے بٹھایا۔ پھر کہنے لگے۔

احرار کا غیر شریفانہ رویہ

میں اِس وقت یہ سوچ رہا تھا۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے دعوےٰ کیا۔ تو پہلے مخالفت کس نے کی۔ میرے ذہن میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق خیال ہے۔ مگر ان کی مخالفت نے یہ رنگ اختیار نہ کیا تھا۔ جو آج کل احراری کر رہے ہیں۔ وہ لوگ کچھ علم اور شرافت رکھتے تھے۔ مگر آج کل سوائے گالی گلوچ اور شرارت کے کچھ نہیں۔ پچھلے سال جب احرار نے یہاں کانفرنس کی۔ تو بجز گالیوں اور بدزبانیوں کے کچھ نہ تھا۔ اس وجہ سے اسے گالی کانفرنس کہنا چاہیئے۔ ہر کام کا اصول ہوتا ہے۔ آجتک مذہبی مناظرے اور بحثیں ہوتی چلی آئی ہیں۔ اور ہم بھی حضرت مرزا صاحب سے مناظرہ کرایا کرتے تھے۔ مگر طریق یہ تھا۔ کہ پہلے فریقین کے نمائندے ایک جگہ بیٹھکر شرائط طے کر لیتے۔ پھر طے شدہ شرائط کے مطابق مناظرہ ہو جاتا۔ بہت دفعہ ایسا ہوُا۔ کہ ہمارے پاس انتظام کے لئے سامان نہ ہوتا۔ تو مرزا صاحب خود ہر سہولت مہیا فرما دیتے۔ اور مناظرہ ہو جاتا۔ نہ کبھی پولیس منگوانی پڑتی۔ نہ کبھی اس قسم کی لغو باتیں جو آج سننے میں آتی ہیں۔ کوئی کرتا۔ آج کل مرزا صاحب نے احراریوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ باتوں سے اور اخبارات سے یہ ظاہر ہے۔ کہ مرزا صاحب کی خواہش ہے۔ کہ مباہلہ ضرور ہو۔ مگر پہلے حسب دستور مباہلہ کی شرائط تحریر میں آجانی چاہئیں۔ اور فریقین کے نمائندے ایک جگہ بیٹھکر یہ بات طے کر سکتے ہیں۔ مگر احرار کا طریق عجیب ہے۔ وہ شرائط کو تو تحریر میں نہیں لاتے۔ ویسے شور مباہلہ کا خوب مچا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ نے چونکہ انہیں قادیان میں کانفرنس کرنے سے روک دیا ہے۔ اس لئے اب وہ مرزا صاحب کے چیلنج سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بغیر شرائط ضبطِ تحریر میں لانے کے کانفرنس کی غرض پوری کرنا چاہتے ہیں۔

اس گفتگو کے بعد میں نے عرض کیا۔ لالہ صاحب ہم آپ کی زبان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کچھ سُننا چاہتے ہیں۔ اس پر لالہ صاحب نے فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت مسیح موعود کی غیرت

حضرت مرزا صاحب کو پیغمبر صاحب کے متعلق نہایت درجہ کی غیرت تھی۔ دُنیا دار انسان بعض اوقات بمصلحت وقت کے مطابق اگر کوئی اس کے خلاف بھی کہے۔ تو چپ رہتا ہے۔ مگر ہم نے مرزا صاحب کو بارہا دیکھا۔ اگر کوئی شخص خواہ وُہ کس درجہ کا ہو پیغمبر صاحب کے متعلق کوئی ناگوار کلمہ کہتا۔ یا کسی قسم کا اعتراض کرتا۔ تو آپ نہایت حوصلہ سے پورے طور پر مفصل جواب دیتے۔ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ آپ کو نہایت درجہ کی غیرت تھی۔ آپ رسول کریم کے خلاف ہرگز کسی قسم کی بات گوارا نہیں کرتے تھے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ میں خطرتاً اس بات کی برداشت نہ تھی۔ آپ کو پیغمبر صاحب سے بہت عشق تھا۔ میں نے ایسا عاشق انسان آجتک کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت مرزا صاحب کی طبیعت اپنے خاندان کے افراد سے بالکل علیحدہ تھی۔ آپ گوشہ نشین انسان تھے۔ آپکا کام ذکر اللہ یا رسول کریمؐ کے متعلق اعتراضات کے جواب دینے کے بغیر ہم نے کچھ نہیں دیکھا۔ دراصل یہ جماعت جو ترقی کر رہی ہے۔ مرزا صاحب کی برکت سے کر رہی ہے۔

دو واقعات

پھر کہنے لگے۔ میں اس وقت دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک تو سیالکوٹ کے ایک اخبار نویس کا ہے۔ اور دوسرا لکھنؤ کے کیمیا گر کا۔

جب حضرت مرزا صاحب کے متعلق عام شہرت ہو گئی۔ اور بہت کثرت سے لوگ آپ کے پاس آنے لگے۔ تو سیالکوٹ کے ایک اخبار نویس صاحب بھی یہاں آئے۔ انہوں نے خیال کیا۔ یہ شخص اس قدر مہمان نواز ہے اور بہت اخراجات کرتا ہے۔ اس کے پاس بہت روپیہ ہوگا۔ مَیں بھی اپنا کام چلاؤں۔ چونکہ مَیں بہت اچھا لکھ سکتا ہوں۔ مرزا صاحب مجھ سے اپنی شہرت کے لئے مضمون لکھوائیں گے اور میں بھی مرزا صاحب کی آمد میں شریک بن جاؤں گا۔ وُہ آیا۔ اور مہمان خانہ میں ٹھہرا اور کچھ روز اس امید میں رہا۔ کہ مرزا صاحب میری قدر کریں گے۔ مگر چونکہ آپ کا کام ایک اور رنگ رکھتا تھا۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب کی کسی نے ضرورت محسوس نہ کی۔ اور وُہ بیچارا چند روز ٹھہر کر آخر یہ کہتا ہُوا چلا گیا۔ کہ یہ تو انسان ہی اور قسم کا ہے۔

ایک دفعہ لکھنؤ کا ایک کیمیا گر یہاں آیا اس نے دیکھا۔ کہ اس قدر مہمان آتے ہیں جن کی حسب حال خاطر کی جاتی ہے۔ بظاہر طور پر جب کوئی صورت اس قدر آمدنی کی نظر نہیں آتی۔ تو یہ ضرور کیمیا گر ہوگا۔ وُہ کیمیا گری کے اصول معلوم کرنے کے لئے یہاں ٹھیر گیا۔ مگر وُہ حیران تھا۔ کہ یہاں کسی قسم کی کیمیا گری کا سامان نظر نہیں آتا۔ اس نے پورے طور پر تحقیق کی۔ مگر وُہ کوئی ایسی بات معلوم نہ کر سکا۔ آخر مایوس ہوگیا ایک روز جبکہ میں مرزا صاحب کے پاس بیٹھا تھا وُہ بھی آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں اب جاتا ہوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔ اور ٹھیریئے۔ اس نے کہا۔ کہ بات یہ ہے۔ میں آپ کو کیمیا گر سمجھتا تھا اور اس لئے یہاں ٹھیرا تھا۔ کہ کیمیا گری کا نسخہ آپ سے حاصل کروں۔ مگر میں نے آپ کو ہر طریق سے دیکھ لیا ہے۔ آپ کیمیا گر نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کو تو اللہ اور اللہ کے رسول کا عشق ہے۔

قادیان کے غیر احمدی

بھائی محمود احمد صاحب نے لالہ جی سے پوچھا۔ آپ کا قادیان کے دُوسرے مسلمانوں کے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی خوبی نہیں دیکھی۔ اس پر لالہ صاحب نے فرمایا۔ قادیان کے دوسرے مسلمان جو مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ ان کو آپ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ نہ اُن کو دین سے کوئی خاص دلچسپی ہے وُہ لوگ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں اور اکثر تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور دین کے نکات اور امور سمجھنا ان کی بساط سے باہر ہے۔ اس لئے اگر وُہ نہیں مانتے۔ تو کوئی بڑی بات نہیں۔

حسن سلوک

میاں شمس الدین صاحب نے لالہ صاحب سے کہا۔ کیا آپ اب بھی حضرت امیر المومنین سے ملتے رہتے ہیں۔ لالہ صاحب نے فرمایا۔ ہاں ہم ملتے رہتے ہیں۔ آپ خاص تقریبوں پر ہمیں مدعو کرتے ہیں۔ اور ہم سے ہمیشہ حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں۔ اور نہایت اعلےٰ اخلاق سے ہمارے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔

بندہ نے لالہ صاحب سے عرض کیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی اور چشم دید بات بیان فرمائیں۔ ہمیں آپ کی زبان سے ایسی باتیں سنکر نہایت مسرت ہوتی ہے۔ اس پر لالہ صاحب نے فرمایا۔ میں چند اور باتیں بھی بتاتا ہُوں۔ دیکھو نماز تو سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ مگر جو نماز حضرت مرزا صاحب پڑھتے تھے۔ ویسی نماز میں نے کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نہایت دل لگا کر اور نہایت توجہ قائم کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اور جب آپ نماز پڑھتے۔ تو ایسا معلوم ہوتا۔ کہ آپ نماز سے بڑھکر کسی بات میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

آپ کو قرآن سے بھی خاص عشق تھا۔ آپ ہمیشہ رات کو دو تین بجے کے قریب اُٹھتے اور نماز شروع کر دیتے بہت اطمینان سے نماز پڑھکر پھر قرآن شریف پڑھتے۔ پھر صبح کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو جاتے۔ اس کے بعد آپ نورالدین کو نکالتے۔ اسکے بعد سیر کو جاتے۔ اور پھر سارا دن دینی باتوں میں مصروف رہتے۔ میں نے کبھی آپ کو بےکار نہیں دیکھا۔ آپ ہر وقت معروف رہتے تھے۔ اور کام ہر وقت دین کا کرتے۔ آپ کو ٹہلنے کی عادت تھی۔ اور زیادہ ٹہل ٹہل کر کرتے تھے۔ آپ اپنے خاندان کے دوسرے افراد سے بالکل علیحدہ طبیعت رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کبھی بے معنی بات کرتے نہیں دیکھا۔ ہندوؤں سے آپ کا سلوک نہایت اعلیٰ تھا۔ آپ ہمیشہ وُہ بات کہتے۔ جو آپ کے دل میں ہوتی میرا یہ یقین ہے۔ کہ مرزا صاحب کی صاف گوئی کی برکت سے ان کی جماعت ترقی کر گئی۔ اور کوئی مخالفت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکیگی۔ پہلے بھی بہت مخالفتیں ہوئی ہیں۔ وُہ بھی مٹ گئیں۔ اور آئندہ جو ہونگی۔ وُہ بھی مٹ جائیں گی۔

خاکسار غلام مرتضےٰ خان۔ باغبانپورہ

واقعات عالم پر نظر

۱۔ احرار کا موزوں نام ۲۔ بحیرۂ احمر کے پانیوں کو آگ

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

قوموں اور افراد کے نام رکھنے وقت کبھی باپ۔ کبھی اوصاف و عادات۔ کبھی کارہائے نمایاں اور کبھی اختلاف لہجہ و تلفظ کا لحاظ ہوتا ہے۔ اس کی شہادت اسرائیل بنی اسرائیل۔ موسےٰ خلیل۔ یونان پیٹر۔ وہ مسرادن۔ ہندو اسندھو (جو ہے رچوان)، چیونٹے (نمل) وغیرہ سے واضح ہے۔ احراری وجود بھی کم و بیش ہر زمانہ میں رہا ہے۔ کبھی ان کو (بھنگ نوش) حشاشین۔ کبھی قطعیہ (قاتلین) باطنی۔ کبھی اُسر (شیاطین) وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا رہا ہے۔ بعض قوموں نے خود اپنے کم عقل زرپرست بندہ سیم و زر حلیفوں کا نام ریچھ اور بندر بھی رکھا ہے۔ اور آسمانی کتابوں نے ان کے علماء کو "گدھا" اور اشرار کو "کلب" اور کہیں خنازیر و قردہ ٹھہرایا ہے۔ غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ نے اپنی امت کے سوا دوسروں کو سؤر۔ حرامکار وغیرہ گالیوں سے مخاطب کیا۔ اور کہتے ہیں۔ کہ قرآن نے تو زنیم کہکر حد ہی کردی کیونکہ بقول حضرت حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا کہ ایک احراری کو فرمایا ؎

وانت زنیم نیط فی آل ھاشم
کما نیط خلف الراکب القدح الفرد

زنیم لیس یعرفہ من ابوہ
بغی الام ذو حسب اللئیم

زنیم کے معنے ذریۃ البغایا ہوتے ہیں۔ گویا اپنے دشمنوں اور جملہ غیر مسلموں کو نہایت گندہ گالی دی گئی یہ اعتراض صحیح نہیں۔ کیونکہ ایسے نام اخیار کے ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ تو ایسے ہی اشرار کے ہیں جیسا کہ ان دنوں وہ لوگ ہیں جو شی سے حرص میں بدل چکے ہیں۔ ایسے دوست فرمائیں کہ بھلا جو لوگ کتوں کو زنگ لگا کر اور گلے پر "مرزائی" لکھکر ان کے گلے میں باندھ دیں۔ اور پھر احمدی محلہ میں چھوڑ دیں۔ آخر ان کا کیا نام رکھا جائے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۲)

یورپ کے مطلع پر اس وقت نہایت تاریک بادل ہیں۔ ۱۹۱۴ء کی بجلیاں کڑکنے برق چمکنے اور اولے برسنے کو تیار ہیں۔ آتش فشاں ویسوویش (اٹلی) نے کام شروع کر دیا ہے۔ سر سیموئل ہور اور لوال کے ہاتھ ٹیمز و سین کے پانیوں سے امیر کا گھر بھر کر اور غریب کی جھونپڑی جلتی چھوڑ کر اسے بجھانا چاہتے تھے۔ مگر واقعات نے بتادیا کہ جو آگ دریائے قلزم کے پانیوں کو لگ چکی ہے جس کے شعلے روم کے ہوا بازوں نے وہاں پہنچائے ہیں۔ وہ ایسی بھڑک چکی ہے۔ کہ اس کا علاج دانا و تجربہ کار فائر بریگیڈ کی طرح رُوما کے حدود میں محدود کرنا ہے۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ ویسٹ منسٹر (لنڈن)، قوائی ڈل آرسی (پیرس)، اور کل دُنیا میں آگ لگے گی۔ مظلوم سیاہ افریقن کی آہ ترکی عقاب جنرل واہیب پاشا کے الفاظ میں ایسا کام کر رہی ہے۔ اور حبشہ کی ہینڈن برگ لائن کے پار عزرائیل اپنی وسیع زنبیل لیکر کھڑا ہے۔ اور مچھروں کی فوج زمین کے قریب جنگلی پرندوں کے جھنڈ ایبی سینیا کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر قدیم روم کے ناخلف فرزندان کا خون چوس گوشت کھا، رُوح قبض کرنے کے لئے چھوڑ دیئے ہیں۔ واہیب پاشا مرد نبرد آزمودہ ہیں۔ اور خون شہید ان کا ان کو احساس ہے۔ شاہ حبشہ کو آسمان سے ایک آس ہے۔ اسلامی دُنیا اور انصاف پسند روس۔ ترکی۔ جاپان۔ امریکہ اور جملہ ممالک عربیہ اور سلطنت ہائے فراد کو بے انصافی اور خود حفاظتی کا احساس ہے۔ اور بالخصوص برطانوی عام رائے جانتی ہے۔ کہ قلزم ان کا راستہ ان کی عزت کا پانی مشرق کے دل سے قریب اندرونی سمندر اور آسٹریلیا و ہندوستان کا راستہ ہے۔ اس لئے اگر حبشہ کے لئے نہیں تو خود اپنے مفاد کے لئے اس کی آگ کو بجھانا اور شعلہ آور ہوابازوں کے بازو توڑنا ضروری ہے۔ اسی لئے وزیر خارجہ برطانیہ سر ہور کو مستعفی ہونا پڑا ہے۔ مسٹر لاول وزیر اعظم فرانس بھی اپنی دورخی حکمت عملی کو چھوڑنے یا پھر فرانس کو جرمنی و انگلستان و دنیا کے مقابلہ پر لاکر تباہ کرنے کے لئے مجبور ہونگے۔ مسولینی وزیر اعظم اطالیہ سر پھرا ہے۔ ڈینگیں مار رہا ہے۔ مگر انگلستان کی مضبوطی حبشہ کے ایک دو مضبوط مقابلے۔ جنیوا سے تیل پر پابندی کا نفاذ مغرور سر کو ہوش میں لائینگے۔ اور خود اٹلی اپنے اندر سسلی کا اٹھنا (دوسرا آتش فشاں پہاڑ) رکھتا ہے۔ اور اطالین فوج اور رعایا میں بغاوت ہو جائیگی اس لئے یہ آگ برطانیہ کے عزم حبشہ کے استقلال اور شورۂ فیصل کی جدید تغیر سے فرو ہوگی۔ یا دجال کو عرب کے پانیوں پر جلا دیا جائیگا۔

بنگلور میں احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت کو شکست فاش

بعض اخبارات میں ایک مضمون بعنوان "عیسائیوں کے ہاتھوں قادیانیوں کی تذلیل" شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک جلسہ کی کیفیت جس میں ہم بھی حاضر تھے۔ سراسر غلط درج کی گئی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس جلسہ کی کیفیت حوالۂ قلم کریں۔ اپنی پوزیشن واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم مذہبًا اہلحدیث ہیں۔ ہمارے اور احمدیوں کے درمیان جو بنیادی اور اصولی اختلاف ہے۔ وہ ہر طرح ظاہر ہے۔ اس لئے ہماری تحریر کو طرفداری کی آلائش سے مبرّا سمجھنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس جلسہ میں ایک عیسائی ڈاکٹر درانی نے معجزات مسیحؑ کی اہمیت پر تقریر کی۔ چونکہ اشتہار جلسہ میں سوال کرنے کی اجازت دی گئی تھی اس لئے یونس سیٹھ صاحب احمدی نے کتاب انجام آتھم سے ایک مضمون جو معقول اعتراضات پر مشتمل تھا۔ پڑھکر سنایا۔ اور موجودہ انجیل کی دھجیاں بکھیر دیں۔ علاوہ ازیں انجیل کے پرانے نسخ سے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ نئے نسخ کا مقابلہ کرکے عیسائیت کا تار و پود بکھیر دیا۔ اس کے جواب میں جب عیسائی ڈاکٹر صاحب سے کچھ نہ ہو سکا۔ تو وہ ذاتیات پر اُتر آئے۔ اور احمدیوں کی شان میں بُرا بھلا کہنے لگے۔ یونس سیٹھ صاحب کہتے رہے۔ کہ مجھے اس وقت ایک عام معترض سمجھکر جواب دو۔ میں احمدیہ عقائد نہیں پیش کر رہا۔ بلکہ آپ کی تقریر پر جائز اعتراض کر رہا ہوں۔ لیکن پادری صاحب کے پاس کچھ نہ تھا۔ خفت مٹانے کے لئے ایک نیم ملّا کو اپنا آلہ کار بنا لیا۔ چنانچہ اس شائع شدہ مضمون کو اسی کی کارستانی سمجھنا چاہیے۔ ورنہ ڈاکٹر درانی کو جیسی ہزیمت اور عیسائیت کی جیسی کچھ دُرگت اس جلسہ میں ہوئی شاید ہی کسی جگہ ہوئی ہو نوٹ:۔ ہم یہ مضمون اخبار اہلحدیث اور اخبار احسان کو بھی بھیج چکے ہیں:

نیازمند

(میر خلیل الرحمٰن نمبر ۷ ہنس روڈ بنگلور چھاؤنی)

انگریزی اخبارات کے دلچسپ تراجم

سیلون میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیلون کے مقتدر روزنامہ "دی سیلون ڈیلی نیوز" نے جماعت احمدیہ سیلون کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر روئداد شائع کی ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ سیلون نے احمدیہ ہال واقع شورٹس روڈ سیلو آئی لینڈ میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا۔ جس کے صدر ڈاکٹر ایس موتیہ مقرر ہوئے سامعین کثیر تعداد میں لیکچر سننے آئے۔

مسٹر زیڈ ایم مترا نے جلسہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا۔ جلسہ کی سب سے بڑی غرض یہ ہے۔ کہ لوگوں کو مذہب اسلام کو صحیح طور پر سمجھنے کا موقع بہم پہنچایا جائے۔ اور اسی طرح دوسرے مذاہب کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کی صورت پیدا کی جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر ہر سال اس قسم کے اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں دوسرے مذاہب کے مقتدر اصحاب کو تقریریں کرنے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔

مسٹر پی اے سیتھو نے اپنی تقریر میں کہا احمدیہ ایسوسی ایشن کا یہ نصب العین کہ دنیا کے تمام مذاہب کے لوگوں میں صلح و اتحاد کی بنیاد ڈالی جائے نہایت مستحسن ہے۔ اور اس کی ہر ممکن حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں نہایت سادہ اور آسان مذہب ہے۔ یہ ہندو مذہب۔ بدھ مت اور عیسائیت کی فلسفیانہ پیچیدگیوں سے مبرا ہے۔ آخر میں کہا۔ اس قسم کے جلسوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو چونکہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اس لئے ان کے درمیان صلح و آشتی۔ اخوت اور مودت کی بنیادیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اور مذہبی مناقشات دور ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد ڈاکٹر ایم زیڈ دین نے تقریر کی۔ ڈاکٹر موتیہ نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے کہا میں بہت خوش ہوں۔ کہ آج مجھے اس جلسہ میں شریک ہونے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ میں قبل ازیں بھی ایسے جلسوں میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ اور میں ان سے بہت مستفید ہوا ہوں۔ اس کے بعد گذشتہ جلسوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صادق اور مسٹر بڈ کے لیکچروں کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ اسلام کے متعلق سب سے زیادہ قابل قدر چیز اس کی تعلیم اخوت ہے۔ اسلام میں چھوٹے اور بڑے کا کوئی امتیاز نہیں۔ اور نہ اس میں کسی قسم کی چھوت چھات کا سوال ہے۔ اسلامی اصل یہ ہے۔ کہ کوئی انسان بحیثیت انسان اپنے ہم جنس پر کوئی فوقیت نہیں رکھتا۔ قرآن کی تعلیم کے متعلق بہت غلط پراپیگنڈا کیا گیا ہے خصوصاً مغربی ممالک میں اسلامی تعلیم کو نہایت غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مغرب میں مسلمانوں کے متعلق یہ بات ضرب المثل کے طور پر کہی جاتی ہے کہ "یہ [illegible] اشاعت ایک ہاتھ میں تلوار لے کر اور دوسرے ہاتھ میں قرآن لے کر کی" لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے جانتا ہے۔ کہ وہ لڑائیاں جو بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دشمنوں کے ساتھ لڑنی پڑیں۔ ان کا اقدام کبھی ان کی جانب سے نہیں ہوا۔ بلکہ یہ تمام لڑائیاں اندفاعی رنگ کی تھیں۔

جلسہ کے اختتام پر ڈاکٹر زیڈ ایم مترا نے ڈاکٹر موتیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

امریکہ میں اسلامی جھنڈا

جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے کا بمبئی میں جو لیکچر ہوا۔ اس کا خلاصہ بمبئی کے مشہور روزنامہ "بمبئی کرانیکل" نے اپنی ۱۶ دسمبر کی اشاعت میں "صوبجات متحدہ امریکہ میں پرچم اسلام" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

سوموار کو احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام نیبر ہڈ ہوس میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں صوفی ایم آر بنگالی نے امریکہ میں تبلیغ اسلام اور مسلم مبلغین کی مشکلات کے عنوان پر دلچسپ تقریر کی۔

لیکچرار موصوف نے جو [illegible] سال صوبجات متحدہ امریکہ میں رہ چکے ہیں۔ اور جو "مسلم سن رائز" کے ایڈیٹر ہیں۔ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں اپنی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] مخالفین اسلام کے بے بنیاد اور غلط پراپیگنڈا کے باعث لوگوں میں اسلامی تعلیم کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ بہت سے عیسائی مبلغین اسلام کو تلوار کا مذہب اور مسلمانوں کو عیاشانہ زندگی بسر کرنے والے لوگ قرار دیتے ہیں۔ امریکن لوگوں کی مذہبی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ امریکہ کی بیشتر آبادی کا مذہب عیسائیت ہے۔ لیکن صوبجات متحدہ کے آئین کی رو سے کسی مذہب کو سرکاری حیثیت حاصل نہیں۔ اور حکومت لوگوں کی مذہبی رسوم میں کوئی مداخلت نہیں کرتی۔ اس وقت امریکہ کے ہزارہا باشندے کامل طور پر لامذہبیت اور شکوک و شبہات کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور وہاں ہر اس شخص کو جو کسی مذہبی جماعت سے تعلق رکھتا ہو۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

تبلیغ اسلام کے راستہ میں ایک روک یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان جو دنیاوی لحاظ سے قوت و اقتدار کھو چکے ہیں۔ ان لوگوں کے دلوں پر جو پہلے ہی شکوک اور شبہات کی رو میں بہ رہے ہیں۔ اسلامی احکام کی اصل حقیقت اور فضیلت منقوش نہیں کر سکتے۔

امریکہ میں نسلی منافرات اور امتیازات کی موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا

اسلام تمام امتیازات کو یک قلم مٹا ڈالتا ہے۔ امریکہ کے سفید فام باشندوں اور وہاں کے حبشیوں میں جو تین سو سال ہوئے شمالی افریقہ سے یہاں لائے گئے۔ اور جنہیں ... تھا۔ بہت حد تک منافرت موجود ہے غلامی کی رسم کا مٹایا جانا محض برائے نام ... چونکہ ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس لئے اس عالمگیر پیغام کا بلا امتیاز مذہب و ملت رنگ اور قومیت تمام لوگوں تک پہونچانا ہمارا فرض ہے۔

اس کے بعد لیکچرار نے ۱۹۲۰ء سے اپنے تبلیغی مشن کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت چوبیس شہروں میں اسلامی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ دس ہزار کے قریب لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ ان میں سے ہر فرد ایک مبلغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طریق پر امتیاز رنگ و نسل کے مسئلہ کے حل کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ مسجد شکاگو کی پہلی سالانہ تقریب ایک ماہ ہوا منائی گئی۔ جس میں چھ مختلف قومیتوں کے نومسلم اصحاب شریک ہوئے۔

اس کے بعد آپ نے امریکن نومسلموں کے جوش اور اخلاص کی تعریف کی۔ اور کہا کہ باوجود اس شدید اقتصادی ادبار کے جس سے امریکہ ۱۹۲۹ء سے لے کر ... دوچار رہا۔ ان نومسلم اصحاب کے تعاون سے رسالہ مسلم سن رائیز نہایت کامیابی سے جاری رہا۔

امریکہ میں فدائی خواتین (لجنہ اماء اللہ) کے نام سے مسلمان عورتوں کی ایک انجمن بھی قائم ہو چکی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے کہا۔ اسلام کسی خاص جماعت کی ملکیت نہیں۔ ہر وہ نبی جس نے عالمگیر اخوت کی تعلیم دی۔ اس کا مذہب اسلام تھا۔

آخر میں آپ نے مسلمانوں کو باہمی اختلافات دور کرنے اور طریق رواداری اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور کہا خود زندہ رہو۔ اور دوسروں کو زندہ رہنے دو یہی ہر شخص کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مذہب اسلام کی اشاعت کے لئے متحد ہو جائیں نقطہ نگاہ میں اختلاف ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن ہر شخص کو اس مقصد مشترک کے لئے جو ان اختلافات کا نقطہ مرکزی ہے۔ متحدہ طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔

چندہ تحریک جدید

اس میں حصہ لینا ہر احمدی مرد اور عورت کا فرض ہے۔ جلد نقد یا وعدہ کی صورت میں اس میں حصہ لیجئے۔

بقیہ فہرست خریداران "الفضل"

جن خریداروں کا چندہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے نام مع نمبر درج ذیل ہیں۔ احباب اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ... بھیج دیں یا جلسہ سالانہ پر آتے وقت لیتے آئیں۔ یا کسی آنے والے کے ہاتھ بھجوا دیں۔ (مینیجر)

۱۰۱۶۲ - عبدالکریم خانصاحب
۱۰۱۶۳ - سید محمد حسین صاحب
۱۰۱۶۴ - محمد ذکار اللہ صاحب
۱۰۱۶۶ - سید امجد علی صاحب
۱۰۱۸۴ - چودہری احمد علی صاحب
۱۰۲۰۱ - مولوی احمد اللہ صاحب
۱۰۲۱۸ - مولوی بشیر احمد خانصاحب
۱۰۲۲۷ - محمد اشفاق حسین خانصاحب
۱۰۲۴۵ - حافظ نور الہی صاحب
۱۰۲۴۹ - یعقوب خانصاحب
۱۰۲۵۲ - دلاور علی خان صاحب
۱۰۲۵۳ - چودہری جان محمد صاحب
۱۰۲۵۷ - سید اللہ دتا شاہ صاحب
۱۰۲۶۰ - ڈاکٹر نذیر احمد صاحب
۱۰۲۶۵ - بابو سردار احمد صاحب
۱۰۲۶۹ - محمد یوسف صاحب
۱۰۲۷۰ - چودہری غلام رسول صاحب
۱۰۲۷۱ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۷۸ - چودہری شاہ نواز صاحب
۱۰۲۸۱ - منصور احمد صاحب
۱۰۲۸۱ - چودہری سلطان علی صاحب
۱۰۲۸۷ - محمد عثمان صاحب
۱۰۲۸۸ - نثار اللہ صاحب
۱۰۲۸۹ - غلام مولا خادم صاحب
۱۰۲۹۸ - ابراہیم خانصاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۶ - مستری محمد عالم صاحب
۱۰۳۲۴ - محمد شمس الدین صاحب
۱۰۳۴۸ - راجہ محمد امیر خان صاحب
۱۰۳۵۷ - عبدالحمید صاحب عارف
۱۰۳۵۸ - ماسٹر حسین دین صاحب
۱۰۳۶۲ - امۃ الحفیظ شکیلہ صاحبہ
۱۰۳۶۶ - محمد عارف صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۳۸۵ - سید محمد یوسف صاحب
۱۰۴۰۲ - فضل الہی صاحب
۱۰۴۰۳ - سعید احمد خانصاحب
۱۰۴۱۲ - عبدالحمید صاحب
۱۰۴۵۰ - محمد شفیع صاحب
۱۰۴۵۹ - محمد بخش صاحب
۱۰۴۶۰ - بابو غلام جیلانی صاحب
۱۰۴۶۲ - لفٹیننٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۶۳ - محمد ایوب صاحب
۱۰۴۶۵ - احمد الدین صاحب
۱۰۴۶۷ - چودہری غلام علی صاحب
۱۰۴۶۸ - بیت الناصر
۱۰۴۷۰ - مسعودہ خاتون صاحبہ
۱۰۴۷۳ - عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۴۷۷ - خدا بخش صاحب
۱۰۴۷۹ - محمد محبوب صاحب
۱۰۴۸۲ - سید احمد صاحب
۱۰۴۸۴ - محمد مستقیم صاحب
۱۰۴۸۹ - راجہ خان بہادر صاحب
۱۰۴۹۰ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۹۳ - بجناب نواب عبداللہ خان صاحب
۱۰۴۹۵ - حمید اللہ صاحب
۱۰۴۹۸ - منظور احمد صاحب
۱۰۴۹۹ - مرزا فاضل بیگ
۱۰۵۱۰ - چودہری محمد نذیر صاحب
۱۰۵۱۱ - بابو محمد سعید صاحب
۱۰۵۲۶ - سید اصغر علی صاحب
۱۰۵۲۹ - منشی نور الدین صاحب
۱۰۵۳۳ - چودہری محمد علی صاحب
۱۰۵۳۶ - مستری غلام نبی صاحب
۱۰۵۴۰ - بابو عبدالکریم صاحب
۱۰۵۴۶ - سید محمد محسن صاحب
۱۰۵۴۹ - ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب
۱۰۵۶۵ - نند سنگھ صاحب
۱۰۵۷۳ - غلام احمد صاحب
۱۰۵۷۸ - عبداللہ خانصاحب
۱۰۵۸۶ - راجہ محمد احمد خانصاحب
۱۰۵۹۷ - میاں احمد الدین صاحب
۱۰۶۰۹ - بابو فضل الہی صاحب
۱۰۶۱۰ - خواجہ محمد یوسف صاحب
۱۰۶۱۷ - عبدالرشید صاحب
۱۰۶۲۴ - چودہری صوبے خانصاحب
۱۰۶۲۹ - ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۶۳۸ - وارث علی صاحب
۱۰۶۳۹ - ایس ایم حبیب صاحب
۱۰۶۵۳ - محمد اصغر علی صاحب
۱۰۶۵۵ - منشی محمد حیات صاحب
۱۰۶۶۱ - شیخ محمد رفیق صاحب
۱۰۶۶۳ - عبدالعزیز صاحب
۱۰۶۶۴ - عبدالغنی صاحب
۱۰۶۶۸ - علم الدین صاحب
۱۰۶۸۹ - سید ناظر حسین صاحب
۱۰۶۹۹ - قاضی امداد الحق صاحب
۱۰۷۰۰ - عبدالرشید صاحب
۱۰۷۰۵ - محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۱۴ - خورشید بیگم صاحبہ
۱۰۷۲۴ - بابو غلام محمد صاحب
۱۰۷۲۶ - عبدالمجید صاحب
۱۰۷۳۰ - ملک بہادر شیر صاحب
۱۰۷۳۱ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۳۸ - ایم عبدالکریم صاحب
۱۰۷۳۹ - سید امداد اللہ صاحب
۱۰۷۴۰ - غلام محمد صاحب
۱۰۷۴۹ - راجہ فضل داد خانصاحب
۱۰۷۹۳ - ڈاکٹر رحمت علی صاحب
۱۰۷۹۴ - غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۲ - مرزا اعظم بیگ صاحب
۱۰۸۰۳ - چودہری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴ - احمدیہ گرلز سکول

۱۰۸۲۸ - شیخ محمد یوسف صاحب
۱۰۸۳۵ - ملک محمد حیات صاحب
۱۰۸۵۵ - مولوی محمد اسحاق صاحب
۱۰۸۵۶ - فضل الدین صاحب
۱۰۸۶۷ - نواز بخش علی صاحب
۱۰۸۷۱ - حکیم ولی محمد صاحب
۱۰۸۷۳ - سید ولی محمد صاحب
۱۰۸۸۵ - عبدالولی صاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۲۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۲۲ - سی - آئی - چندرا
۱۰۹۴۴ - چودہری برکت علی صاحب
۱۰۹۶۶ - چودہری محمد حسین صاحب
۱۰۹۸۰ - عبدالحمید صاحب
۱۱۰۰۰ - حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۱۱ - شیخ عبدالحق صاحب
۱۱۰۲۵ - اخوند حفیظ اللہ صاحب
۱۱۰۲۹ - عبدالکریم صاحب
۱۱۰۳۵ - محمد الدین صاحب
۱۱۰۳۷ - منشی خادم حسین صاحب
۱۱۰۴۱ - محمد حسین صاحب

۱۱۰۵۶ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۰۷۰ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۰۷۷ - منشی عبدالرحیم صاحب
۱۱۱۰۷ - غلام احمد خانصاحب
۱۱۱۴۸ - غلام مرتضےٰ خانصاحب
۱۱۱۵۴ - چودہری فضل احمد صاحب
۱۱۱۶۴ - محمد احمد خان صاحب
۱۱۱۶۶ - قادر بخش صاحب
۱۱۱۶۷ - غلام محمد صاحب
۱۱۱۷۱ - چودہری محمد تعلق صاحب
۱۱۱۷۴ - مولوی فضل الدین صاحب
۱۱۱۷۰ - حکیم محمد عبدالحق صاحب
۱۱۱۷۹ - چودہری سردار علی صاحب
۱۱۱۸۰ - مسلم لائبریری
۱۱۱۸۴ - گلاب الدین صاحب
۱۱۱۸۷ - سید لال شاہ صاحب
۱۱۱۸۸ - مستری فتح محمد صاحب
۱۱۱۸۹ - حکیم میاں تاج الدین صاحب
۱۱۱۹۴ - خان بہادر سردار غلام حسین صاحب
۱۱۱۹۵ - مولوی عبدالحق صاحب
۱۱۱۹۶ - مولوی عبدالقادر صاحب

۱۱۱۹۷ - میاں عطا محمد صاحب
۱۱۱۹۹ - ماسٹر سعد اللہ صاحب
۱۱۲۰۰ - سکرٹری صاحب
۱۱۲۰۱ - چودہری عبدالمجید صاحب
۱۱۲۰۲ - حکیم خواجہ کرم داد صاحب
۱۱۲۰۴ - قاضی محمد یوسف صاحب
۱۱۲۱۴ - مسٹر ناصر احمد صاحب
۱۱۲۱۷ - سکرٹری صاحب
۱۱۲۲۲ - چودہری غلام محمد صاحب
۱۱۲۲۴ - خواجہ شمس الدین صاحب
۱۱۲۲۵ - ایس اقبال حسین صاحب
۱۱۲۳۰ - رانا عبدالحمید خانصاحب
۱۱۲۴۳ - چودہری سلطان علی صاحب
۱۱۲۵۰ - محمد عبدالجبار صاحب
۱۱۲۵۲ - فضل احمد صاحب
۱۱۲۵۵ - منشی گلاب الدین صاحب
۱۱۲۵۷ - ماسٹر ثناء اللہ صاحب
۱۱۲۶۳ - محمد خلیل احمد صاحب
۱۱۲۷۰ - غلام محی الدین صاحب
۱۱۲۹۸ - شیخ قطب الدین صاحب
۱۱۳۱۱ - مستری نذیر محمد صاحب

۱۱۳۱۲ - سیٹھ فاضل کرم علی صاحب
۱۱۳۲۳ - عبداللطیف صاحب
۱۱۳۲۶ - مرزا مبارک بیگ صاحب
۱۱۳۲۸ - ولی محمد صاحب
۱۱۳۲۹ - ایم حفیظ صاحب
۱۱۳۴۱ - شیخ عبدالحق صاحب
۱۱۳۴۳ - محمد یوسف صاحب
۱۱۳۴۴ - عزیز الدین احمد صاحب
۱۱۳۴۹ - ایم عطاء الرحمن صاحب
۱۱۳۵۰ - مرزا محمد افضل صاحب
۱۱۳۵۱ - امۃ اللہ صاحبہ
۱۱۳۵۳ - مشتاق احمد صاحب
۱۱۳۵۴ - محمد آصف صاحب
۱۱۳۵۵ - محمد الدین صاحب
۱۱۳۵۷ - ڈاکٹر علم الدین صاحب
۱۱۳۵۸ - رشید احمد خانصاحب
۱۱۳۶۰ - مبارک اللہ صاحب
۱۱۳۶۱ - اللہ بخش صاحب
۱۱۳۶۸ - سید مقبول احمد صاحب
۱۱۳۷۸ - سید محمد عمر صاحب
۱۱۳۸۰ - میاں محمد یوسف صاحب

۱۱۳۸۱ - بشیر محمد صاحب
۱۱۳۸۷ - خلیل الرحمن صاحب
۱۱۳۹۱ - ملک مبارک احمد صاحب
۱۱۳۹۲ - رحمت الٰہی صاحب
۱۱۳۹۴ - دوست محمد صاحب
۱۱۳۹۵ - چودہری محمد عبداللہ صاحب
۱۱۳۹۶ - قاضی محمد حسین صاحب
۱۱۳۹۷ - عبدالرحمن صاحب
۱۱۳۹۹ - منظور احمد صاحب
۱۱۴۰۰ - احمد جان خانصاحب
۱۱۴۰۱ - چودہری فضل حسین صاحب
۱۱۴۰۲ - مولوی عبدالرحمن صاحب
۱۱۴۰۳ - محمد عبداللہ شاہ صاحب
۱۱۴۰۷ - مولوی محمد ولی اللہ صاحب
۱۱۴۰۸ - سید محمود صاحب
۱۱۴۱۳ - احمد دین صاحب
۱۱۴۱۴ - محمد امین صاحب
۱۱۴۱۵ - حکیم عبدالرحیم خانصاحب
۱۱۴۱۹ - حکیم دین محمد صاحب
۱۱۴۲۰ - مختار احمد صاحب
۱۱۴۲۱ - مرشد بوٹ ہاؤس

۱۱۴۲۲ - خواجہ عبدالعزیز صاحب
۱۱۴۲۳ - سید گلاب شاہ صاحب
۱۱۴۲۴ - نواب رحمت یار صاحب
۱۱۴۲۶ - ارشاد الحق صاحب
۱۱۴۲۷ - خان بہادر سعد اللہ خانصاحب
۱۱۴۲۸ - ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب
۱۱۴۲۹ - سید عزیز الدین احمد حسین
۱۱۴۳۳ - محمد شفیع صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۴۳۵ - عبدالسبحان صاحب
۱۱۴۳۸ - احمد حسین صاحب
۱۱۴۳۹ - قریشی محمد عبداللہ صاحب
۱۱۴۴۰ - ایم آر اسلم صاحب
۱۱۴۴۵ - بشیر احمد صاحب
۱۱۵۰۶ - خلیفہ صلاح الدین صاحب
۱۱۵۰۹ - محمد رمضان صاحب
۱۱۵۲۱ - عبدالحکیم صاحب
۱۱۵۲۳ - چودہری حاکم علی صاحب
۱۱۵۴۴ - مسٹر لطیف آر اسلم صاحب
۱۱۵۵۶ - چودہری علی محمد صاحب
۱۱۵۶۵ - منشی عبدالرحمن صاحب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام عیسیٰ ولد محمد بخش ذات ارائیں سکنہ موضع کوٹ ارائیں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳/۱۲/۱۹۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لکھمی داس ولد وزیر چند ذات مہرہ سکنہ جھنگ شہر تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لالہ ولد مراد ذات جپہ سکنہ ٹھٹھہ رسالو تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام اچھرال برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی عبدالرحمٰن ولد غلام سرور ذات بھروانہ سکنہ جنڈ بھروانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی الیاس ولد ستار ذات بلوچ سکنہ چک نمبر ۱۵۱ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نجابت وغیرہ ولد بہادر ذات سنگھا سکنہ ٹھری تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سلطان ولد محمد ذات جپہ سکنہ ٹھٹھہ رسالو تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام اچھرال برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پہلوان ولد سلطان ذات بھروانہ سکنہ سلطان پور تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شاہ جمال ولد میاں محمد غوث ذات قریشی سکنہ ٹھٹھی شاہ شکور تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد شاہ ولد صالحون شاہ ذات سید سکنہ ٹھٹھہ محمد شاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی چراغ ولد مراد بخش ذات جٹ آوان سکنہ کلور تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۰/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام اچھرال برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سردارا ولد جگا ذات [illegible] سکنہ چک نمبر ۲۱۹ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۸/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی [illegible]

نظارت دعوت و تبلیغ کی ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ کے پوسٹر (رنگین اشتہار) اور دعوتی چٹھیوں کے پیکیٹ اکثر جماعتوں کو ۱۲-۱۳ ماہ حال کو بھجوائے گئے تھے۔ ان میں سے بعض کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ مقامی ڈاک خانہ کی طرف سے خلاف قاعدہ بیرنگ کر کے ناحق مالی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا تحریر ہے۔ کہ جن جماعتوں کو یہ پیکیٹ بیرنگ موصول ہوئے ہوں۔ وہ دفتر کو اطلاع دیں۔ اور ساتھ ہی پیکیٹ کے اوپر والا پتے کا کاغذ بھجوا دیں تاکہ اس کے متعلق ضروری کارروائی کی جاسکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ .... بولایت مرید احمد شاہ ولد مبارک شاہ ذات پٹھان سکنہ موضع پیر عبدالرحمن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے موضع .... تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی گاہنہ ولد حسن ذات .... سکنہ چک ۱۹۲ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ .... تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

.... مصالحتی بورڈ قرضہ

ضرورت رشتہ

کشمیری خاندان کی بارہ سولہ سالہ دو تعلیم یافتہ لڑکیوں کے رشتہ کے لئے دو برسر روزگار کشمیری لڑکوں کی ضرورت ہے خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے کی جائے۔ جواب پوشیدہ رکھی جائے گی۔

اینجل۔ معرفت سب آفس الفضل فلیمنگ روڈ لاہور

برکات

رنگین و روغنی قطعات

یہ نہایت نفیس مکانوں۔ دکانوں۔ ہوٹلوں۔ مدرسوں مسجدوں اور دیگر نشست گاہوں کی زینت و آرائش کے لئے .... بہترین .... ہیں۔ ان میں .... مدینہ منورہ کے .... واسمائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم .... خوش .... درج کئے گئے ہیں۔

ایس ایم شمس الدین .... موچی دروازہ ....

پردہ دار مسلم خواتین لیڈی ڈاکٹر

ڈاکٹر سندس لیڈی .... ماہر علاج امراض دندان .... بازار .... مفت مشورہ کریں۔

"دانت کا نکلوانا بھی ایک عذاب ہی ہے" (کلام مسیح موعود)

مذکورہ بالا کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ جو الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء میں شائع ہو چکا ہے ہمارے ملک میں ایک عام مقولہ سنا جاتا ہے۔ کہ علاج دنداں اخراج دنداں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی مقولہ نامعقول کے جواب میں مذکورہ بالا کلام فرمایا ہے۔ میرے خیال میں دو طرح سے "عذاب" ہے۔ ایک تو نکلواتے وقت کا عذاب دوسرے خدا تعالیٰ کی نعمت سے محروم ہو کر بقیہ زندگی کا بسر کرنا یہ بڑا عذاب ہے۔

"الفضل" ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۹ پر میرا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی "ھو الشافی" تھی اس میں ہلنے والے دانتوں اور مسوڑوں کے دو مرضوں کا ذکر کیا ہے۔ یعنی "پائی اوریا" اور "دانتوں کا کیڑا" اور ان کے علاج کا ذکر بھی کیا ہے۔ مگر در اصل یہ علاج دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کے لئے ایک مکمل علاج ہے۔ اس فقرے میں کوئی مبالغہ نہیں۔ درد دانت۔ کیڑا دانت سوراخوں کا بننا۔ دانتوں کا میلا اور بدرنگ رہنا۔ مسوڑوں کا ڈھیلا ہو جانا۔ زخمی ہو جانا۔ پیپ پڑ جانا۔ خون بہنا۔ دانتوں یا مسوڑوں سے بو آنا۔ پس ان تمام امراض کیلئے یہ علاج اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے ان امراض سے دانت ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں۔ اور سفید آب دار رہتے ہیں۔ یہ دو ادویہ ہیں جو اکٹھی استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک سفید پوڈر ہے اور ایک روغن ہے۔ پہلے پاوڈر سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ پھر مسوڑوں پر روغن لگایا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال دوا کے ہمراہ ہوگی۔

دوا مفید پائی اوریا۔ ایک شیشی میں دو چھٹانک ہوتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
روغن مفید پائی اوریا۔ ایک شیشی میں دو اونس ہوتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
نوٹ:۔ مذکورہ بالا "الفضل" کا پرچہ ضرور دیکھ لینا چاہیئے۔

اے نئی روشنی کے دلدادہ انسان جو یورپ اور امریکہ کے بنے ہوئے ٹوتھ پوڈر اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ دانتوں کی صفائی اور امراض کے لئے بیسیوں روپے خریدتا چلا جاتا ہے۔ کیا ہوا تیری غیرت کو؟ کیا ہوا تیری حب الوطنی کو؟ تجھے ہندوستان کی مٹی نے پیدا کیا۔ تجھے ہندوستان کی مٹی نے پالا پوسا۔ ہندوستان کے سپوتوں کے درمیان تو نے پرورش پائی۔ اور یہی لوگ تیرے بہنوئی مددگار ہیں۔ مگر سوچ تو اپنے منہ کو! ہندوستان کا روپیہ تو غیر ممالک کو دے رہا ہے۔ اور اپنے ملک کے اطباء کی ہتک کر رہا ہے یاد رکھ تو ایک روز ضرور اس کا بدلہ پائیگا۔

آہ! ایک دن وہ تھا۔ جب یورپ مسلمان کا شاگرد تھا۔ مگر آج کیا ہوا! اے مسلم! تو کیا سمجھ رہا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے جو کچھ ہے۔ یورپ و امریکہ ہی کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہمارے علاج کے مقابل پر یقیناً یورپ و امریکہ عاجز ہے۔ وہ تو خود اپنے طرز علاج پر نوحہ کر رہا ہے۔ اور وہاں کے بڑے بڑے ایم۔ ڈی آئے دن اخباروں میں چیخ پکار کر رہے ہیں۔ کہ ہمارے ملک میں موجودہ طریق علاج معالجہ میں زیادہ تر لغو اور بے ہودہ باتیں درج ہیں۔ (دیکھو .... ڈاکٹر .... اخبار نمبر ۱) ایسے اقوال ہزاروں پیش کر سکتا ہوں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپ و امریکہ کا طرز علاج فیل ہو چکا ہے۔ پس میرے بزرگو! آپ میرے مجربات کا تجربہ کر کے دیکھیں۔ انشاء اللہ خوش ہونگے۔

ذیابیطس و ذیابیطس:۔ اس مرض کے متعلق ۸ اگست کے الفضل صفحہ ۱۱ پر میں بیان کر چکا ہوں۔ وہ دیکھیں یاد رہے یہ ایک خطرناک مرض ہے۔ اس سے سل اور دیگر خطرناک امراض ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے علاج میں غفلت ہو کر دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

ذیابیطس ہر دو قسم .... دوا ذیابیطس ایک کامیاب علاج ہے۔ نوے فیصدی .... ہے۔ مدت استعمال دوا۔ مرض کے سخت و نرم ہونے پر منحصر ہے۔ ایک ماہ کی .... خوراک کی قیمت دو روپے ہے۔

نوٹ:۔ خط و کتابت کے لئے ایک ٹکٹ آنا چاہیئے۔

حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

پرنٹر و پبلشر .... نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی